© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقشِ آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

سانحہ ایبٹ آباد قومی حمیت کا جنازہ

وَمَا کَانَ قَیسٌ ’’ھُلْکُہٗ‘ ھُلْکُ وَاحِدٍ
قیس کا مرنا صرف ایک آدمی کا مرنا نہیں ہے
وَلٰکِنَّہٗ بُنْیَانُ قَومٍ تَھَدَّمَا
بلکہ پوری قوم کی بنیاد کا گر جانا ہے

الحمدللہ اسلام کی ساری تاریخ دعوت وعزیمت سے بھری پڑی ہے، قرون اولیٰ سے لے کر آج کے عہد پست تک ہر طرف اور ہر جانب حق و باطل کا معرکہ بپا رہا ہے اور اسلام کا علم مجاہدین وشہدائے اسلام کے ہاتھوں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا اپنے وقت کے امام شاملؒ اور عہد جدید کے ٹیپو سلطان شہیدؒ شیخ اسامہ بن لادن کی ولولہ انگریز قیادت کی صورت امت مسلمہ کے ہاتھ میں تھا۔ وہ مرد قلندر جس کی ہیبت سے کرۂ ارض کی تمام کفری قوتیں بشمول عالمی سپر طاقت امریکہ لرزہ براندام تھیں کیونکہ ان شیطانی قوتوں کو اس حقیقت کا ادراک تھا کہ سوویت یونین کو شکست فاش سے دوچار کرانے میں جہاں افغان مجاہدین کا بڑا کردار تھا وہیں عرب مجاہدین اور خصوصاً شیخ عبداللہ عزام اور شیخ اسامہ بن لادن جیسے دیومالائی کرداروں کا جذبہ جہاد اور شوق شہادت بھی کارفرما تھا۔ اسی لئے عراق کی ظالمانہ جنگ کے بعد جب امریکہ کے مکروہ عزائم دیگر عرب اسلامی ممالک کی جانب بھی پھیلنے لگے تو شیخ اسامہ بن لادن ہی وہ مرد قلندر تھے جنہوں نے نعرۂ حق بلند کر کے آنے والے خطرات سے عالم اسلام کو ببانگ دہل آگاہ کیا۔ یہی کلمہ حق ونغمہ توحید معبودین باطل اور فراعنہ وقت کو لرزا گیا

دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا ۔۔۔ سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

اور اسی دن سے انہوں نے شیخ اسامہ بن لادن کی کھل کر مخالفت شروع کر دی اور بعد میں ۹/۱۱ کا ڈرامہ از خود رچا کر شیخ کے خلاف بغیر کسی ثبوت کے یکطرفہ کاروائی کا فیصلہ کر لیا۔ ہر چند ملا محمد عمر مدظلہ اور افغان حکومت نے امریکہ سے شیخ کے متعلق ثبوت بار بار مانگے لیکن امریکہ ثبوت فراہم نہ کر سکا۔ کیونکہ اس کے پاس حقیقت میں کسی قسم کے ٹھوس ثبوت نہ تھے۔ بہر حال جس طرح عراق کے خلاف ایٹمی ہتھیاروں کا جھوٹا پروپیگنڈہ کرانے کے بعد اس کے خلاف جارحیت کی گئی اور جس کے نتیجے میں لاکھوں بے گناہ مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ اسی طرح افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف بھی دنیا بھر کے ممالک یکجا ہو کر حملہ آور ہوئے اور بغیر کسی ثبوت کے یہاں بھی لاکھوں بے گناہ افغان مسلمانوں کو تہ تیغ کرایا گیا۔ اب جبکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امریکہ اور نیٹو گزشتہ دس برس سے افغانستان میں بری طرح مار کھانے کے بعد شکست فاش سے دوچار ہو گئے ہیں اور امریکی صدر باراک اوبامہ آئندہ سال صدارتی الیکشن دوبارہ لڑنا چاہتے ہیں تو اس کیلئے ۲ مئی ایبٹ آباد کا آپریشن کرایا گیا اور باراک اوبامہ نے ٹی وی پر آکر امریکی عوام کے سامنے نہتے اسامہ بن لادن کی شہادت کی اطلاع بڑی ''خوشی' بہادری'' کے ساتھ سنائی کہ درجنوں مسلح امریکی کمانڈوز نے ہیلی کاپٹروں کی مدد سے اسامہ کو مار دیا ہے۔ اور امریکہ اب محفوظ ہو گیا ہے۔ اسکے بعد ''مہذب'' امریکیوں اور یورپیوں نے واشنگٹن' نیویارک اور دیگر بڑے شہروں میں ان نہتے مسلمانوں کے قتل عام کا خوب جشن منایا۔ اور اپنی چھپی ہوئی درندگی اور کٹر متعصب لڑاکا عیسائی قوم ہونے کا ثبوت فراہم کیا۔ ان سرکاری جشن نما مظاہروں سے یورپ اور امریکہ مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہتا تھا کہ صدر بش کی مسلمانوں کے خلاف جاری صلیبی جنگ کمزور نہیں پڑی بلکہ پہلے سے زیادہ اس میں شدت آن پڑی ہے۔ اور امریکی عوام بھی اپنے حکمرانوں کیساتھ شامل ہیں۔

دراصل اس آپریشن کا بڑا مقصد یہ تھا کہ پاکستان پر بھی مزید دباؤ ڈالا جاسکے اور اسی بہانے شمالی وزیرستان میں آپریشن بھی کرایا جائے اور ساتھ ساتھ دینی مدارس کو بھی بند کرایا جائے۔ اگرچہ اس آپریشن کے بارے میں نہ صرف پاکستان بلکہ امریکہ اور دنیا بھر میں شکوک و شبہات کا ایک بڑا طوفان کھڑا ہوا ہے۔ بظاہر تو یہ امریکہ کا گزشتہ ڈراموں کی طرح ایک بڑا ڈرامہ لگتا ہے کیونکہ اب تک دنیا کے سامنے حقیقی ثبوت اور تصاویر سامنے نہیں لائی گئیں۔ خود امریکہ کے کئی اتحادی ممالک نے بھی اس مشکوک آپریشن کے بارے میں کھل کر اپنے تحفظات اور خدشات کا اظہار کیا ہے۔ اور اگر بالفرض یہ آپریشن حقیقت میں ''بامراد'' ہو بھی گیا ہے تو شہادت ہی شیخ اسامہ بن لادن کی منزل مقصود اور حاصل زندگی تھی۔ اسی منزل کی جستجو اور تلاش میں تو اس شہزادے نے زندگی بھر دربدر کی ٹھوکریں کھائی تھیں۔ اسی معراج کو پانے کیلئے اس مسافرِ بےنوا نے سرزمین حجاز مقدس' ذاتی محلات اور دنیا کی بہت بڑی کاروباری ایمپائر ''بن لادن'' کمپنی کے شیئرز اور دیگر دنیاوی عیش و راحت کے عشرت کدوں' بے بہا نعمتوں' جوانی اور اپنی اولاد اور خون کی قربانی دے کر شہادت و جنت حاصل کرنی تھی۔ شیخ اسامہ بن لادن تو شہادت دے کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے امر ہو گئے اور تاریخ میں اپنے لازوال کردار اور قربانیوں کی بدولت خیر قرون بلکہ شہدائے بدر کی صف میں پہنچ گئے۔

ما از سرِ نو آب دہیم دار و رسن را ۔۔۔ عمریست کہ افسانہء منصور کہن شد

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا ۔۔۔ وہ شان سلامت رہتی ہے

یہ جان تو آنی جانی ہے ۔۔۔ اس جان کی کوئی بات نہیں

آج اسلامی تاریخ کے سارے عظیم کمانڈروں' سپہ سالاروں اور شہیدوں کے جھرمٹ میں اسامہ بدر کامل کی طرح چمک رہا ہے اور کیوں نہ ہو جس شخص نے دو سپر پاورز کا مقابلہ کیا ہو اور انہیں شکست فاش اور ہزیمت اور شرمساری سے دوچار کیا ہو۔ کرہ ارض کی تن تنہا سپر پاور اور اس کے ہمنواؤں کی تمام جدید ٹیکنالوجی اور اسباب و وسائل مل کر بھی پندرہ برس تک اسے تلاش نہ کرسکے۔ اب بھی اگر غدار چند پاکستانیوں کی مخبری' حکمرانوں اور خفیہ ایجنسیوں کا تعاون امریکہ کو

© rasailojaraid.com